مکاشفات

از طور صاحب سیوہاروی بی اے

ساحل کی زندگی سے تو بہتر ہے ڈوبنا
کشتی کو نذرِ سیل ہی رہنے دے، ناخدا
اتنا نہ خندہ زن ہو کہ آنسو نکل پڑیں!
اے عیش کوش غم ہے مسرت کی انتہا!
ہر آشنائے غم ہے محبت میں بار یاب
نا آشنائے غم کو محبّت میں کیا ملا؟
ہم محو ہوں خیال میں وہ سامنے رہیں
ایسا بھی ان کی یاد میں ہوتا ہے بارہا
مانا کہ غم حیات ہے، غم سے ہے زندگی
لیکن نہ اسقدر کہ ہو عالم ہی موت کا!
ہستی ہے زیرِ بار تو مایوس کیوں ہے تُو
غم میں بھی مسکرا، ہے یہی غم کا مدّعا
ہنگامِ صبح، ہے دید کے قابل طلوعِ مہر
جلوہ فگن ہے عکس کسی گلعذار کا
یہ گل، یہ سبزہ زار، یہ رنگینیٔ چمن
لا بادہ ساقیا، کہ ہے موسم بہار کا
اپنا چمن تھا جس سے کبھی روکشِ ارم
اے طورؔ وہ بہار کا عالم نہیں رہا!